نظرات

بڑے افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ گذشتہ مہینے ہمارے نہایت فاضل دوست اور دار العلوم دیوبند کے سابق صدر المدرسین مولانا سید فخر الحسن صاحب الحسنی العمری کم وبیش دو برس کی شدید اور مسلسل علالت کے بعد راہیٔ ملک بقا ہوگئے اور ایوانِ علم وفضل میں اپنی جگہ خالی چھوڑ گئے اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم عمری ضلع مراد آباد کے سادات حسنی میں سے تھے، ابتدائی تعلیم گھر پر پائی پھر دیوبند چلے آئے، یہاں سات آٹھ برس رہ کر نصاب میں جو علوم وفنون شامل ہیں از اول تا آخر تمام علوم وفنون کی تمام کتابوں کا درس لیا۔ ان میں دونوں باتیں تھیں محنتی بھی اور ذہین وطباع بھی، اس لئے استعداد کے اعتبار سے طلبار میں ممتاز اور اساتذہ کے مقرب ومحبوب تھے، دار العلوم کی روایات کے مطابق ہم جماعت طلبار کی ایک بڑی تعداد کو تکرار کراتے تھے دورہ حدیث حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دار العلوم کے ساتھ حضرت کے تعلق کے پہلے برس ہی کیا یہاں سے فارغ ہوکر مدرسۂ عالیہ مسجد فتحپوری دہلی میں مدرس ہوکر چلے گئے، راقم الحروف کا مدرسۂ عالیہ سے جب تعلق ہوا ہے (۱۹۲۸ء) تو یہ چند برس پہلے سے وہاں مدرس تھے، مدرسے میں وہ حدیث وتفسیر، منطق وفلسفہ اور ادب کی متوسط اور اونچی کتابوں کا درس دیتے تھے، پختہ اور ٹھوس استعداد کے ساتھ تقریر اور افہام وتفہیم کا ملکہ خداداد تھا۔ خندہ جبینی اور شگفتہ مزاجی طبیعت اور فطرت تھی طلبار کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آتے اور ان کی ہر قسم کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ چند برسوں میں ہی

ان کی شہرت کا طوطی مدارس عربیہ کے بام و در پر بولنے لگا اور عوام و خواص ان کا نام عزت سے لینے لگے۔

دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ کو جو معاملہ پیش آیا ہے وہ مرحوم کو بھی پیش آیا یعنی جب کسی مدرسہ میں شہرت و نیک نامی کے ساتھ درس دیتے کئی برس گذر گئے تو مرکز نے اپنی طرف کھینچ بلایا چنانچہ دس بارہ ۱۲ برس کے بعد یہ بھی فتحپوری سے دیوبند منتقل ہو گئے۔ یہاں جوہر قابل نے وہ چمک دمک دکھائی کہ جلد ہی طبقۂ علیا کے ممتاز اساتذہ میں شمار ہونے لگے، ناظم تعلیمات بھی رہے اور آخر میں صدر المدرسین ہو گئے جو ایک استاذ کے لئے انتہائی نقطۂ عروج ہے، اس حیثیت سے مجلس شوریٰ کے ایک رکن بھی تھے، چند برس ہوئے مرحوم کے فرزند رشید مولوی بہاء الحسن مدرس دارالعلوم دیوبند کا جو تنومند جوان تھے اچانک قلب کی حرکت کے بند ہو جانے کے سبب سفر کے عالم میں انتقال ہو گیا تھا اور میت دیوبند لائی گئی تھی۔ مولوی صاحب پر اس حادثہ کا اثر اس قدر شدید ہوا کہ ہوش و حواس کھو بیٹھے، طاقت نے جواب دے دیا، اعضائے رئیسہ نے اپنا کام چھوڑ دیا اور آخر کم و بیش تین برس تک قفس جبر و قدر میں پھڑ پھڑانے کے بعد روح عالم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔

دیوبند منتقل ہونے کے بعد تصوف کی طرف میلان زیادہ ہو گیا تھا حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور غالباً خلیفہ مجاز بھی ہوئے، تصنیف و تالیف سے دلچسپی نہ تھی۔ وعظ و ارشاد کا مشغلہ رکھتے تھے ان کے سرچشمۂ علم و فضل سے ہزاروں طلبا رفیض یاب ہوئے جو برصغیر میں پھیلے ہوئے ہیں، ان کی وفات ایک عظیم ملی حادثہ ہے۔ عمر ۰۰ کے لگ بھگ ہو گی اللہ تعالیٰ ان کی قبر ٹھنڈی رکھے اور رحمت و بخشش کی نعمت بے کراں سے نوازے آمین!

علامہ جمیل مظہری اردو کے بلند پایہ شاعر، ادیب اور نقاد تھے، انہوں نے مشرقی و مغربی